انور جمال

اس پر ہوئے نبوت کے تمام باب ختم

میرا شعور گنگ ، مری سوچ میں خلل
مضمون میری فکر کا وہ نور لم یزل
اے رب حرف و صوت میری مشکلوں کا حل
کوئی قصیدہ ، کوئی رباعی ، کوئی غزل
ایسا بیاں جو لائقِ شانِ رسول ہو
جو بارگاہِ مصطفوی میں قبول ہو

اشعار رمزِ آشنا ہوں لا الہٰ کے
مصرعے قصیدہ خواں ہوں رسالت پناہ کے
حرفوں میں گلستاں ہوں محمد کی چاہ کے
برسیں فضائے قدس سے گل واہ واہ کے
نقطے فصاحتوں کی گرہ کھولنے لگیں
الفاظ گنگ کاغذوں پہ بولنے لگیں

دل کو وہ سوزِ لذت درد آشنائی دے
دھڑکن سے مجھ کو اسمِ محمدؐ سنائی دے
آئینہ خیال کو ایسی صفائی دے
میں لفظ شہر سوچوں مدینہ دکھائی دے
فکر و شعور کا ورق تازہ کھول دے
یا رب تو مجھ پہ علم کا دروازہ کھول دے

سیرت رموز امر و نواہی لئے ہوئے
صورتِ جمال نورِ الٰہی لئے ہوئے
عادت پیمبری کی گواہی لئے ہوئے
غربت جلال و شوکت شاہی لئے ہوئے

لب بحر روشنی کا سفینہ کہیں جسے
دل ، علم و آگہی کا مدینہ کہیں جسے
نطق عجم خموش ، عرب کا خطاب ختم
وہ حاصل کتاب ہے اس پر کتاب ختم
سارے صحیفے سارے سماوی نصاب ختم
اس پر ہوئے نبوت کے تمام باب ختم

صبح ازل سے اس کی جلالت ابد تلک
قائم ہے اس کا عہدِ رسالت ابد تلک
جو جسم کائنات میں ہے جان وہ رسول
عادات جس کی سورت رحمٰن وہ رسول
ہر بات جس کی آیت قرآن وہ رسول
جو ہے خدا کا آخری فرمان وہ رسول
پیغمبری کی پھر کوئی صورت نہیں رہی
بعد اس کے پھر کسی کی ضرورت نہیں رہی

وہ دلپذیر ورد خدائے غیور کا
وہ دل پسند گیت سحر دم طیور کا
وہ مرکزی خیال کتابِ زبور کا
وہ نغمۂ نجات ہے یومِ نشور کا
دھڑکن نہیں یہ سینے میں انسان کی بھول ہے
یہ معبد وجود میں ذکر رسول ہے